ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 (2024)

سید عامر علی بخاری کی شاعری کا فنی و فکری جائزہ

*ڈاکٹر ماجد علی
**محمد عثمان حفیظ
***شازیہ نذیر
****عتیقہ اسلم

ABSTRACT
Aamir Ali Bukhari is the best polite and sophisticated interpreter of love and happy environment. He has a prominent position in the history of Urdu poetry. His poetry is a beautiful example of following tradition and rebelling against tradition. Amir Ali Bukhari's poetry is a special one. A kind of mental tickling and internal teasing is seen. The beloved of his poetry is certainly imaginary but there is an assumption of reality on it. The basis of Aamir's poetry is based on his personal experiences and observations. "Feeling" in Aamir's poetry has a special significance. In this article, an intellectual and artistic review of Amir Ali Bukhari's poetry has been presented
Key Words: *Amir Ali, Bahwalngar, Poetry, Imaginary, Special Significance*

عامر بخاری کا پورا نام سید عامر علی بخاری ہے۔اُن کا تعلق سید گھرانے سے ہے۔اُن کے آباو اجداد میں زیادہ تر شعبہ پولیس سے منسلک رہے۔آپ کے والد کا نام مظفر حسین بخاری مرحوم ہے جو پیشے کے لحاظ سے قانون۔گو "گرداور" تھے۔آپ کی والدہ کا نام سیدہ تحسین زہرا ہے۔جو انتہائی نیک، گھریلو اور سگھڑ خاتون ہیں۔سید عامر علی بخاری 1980ء کو نظام پورہ غربی ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔اُن کی ایک بہن اور وہ تین بھائی ہیں۔عامر بخاری نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے کے پرائمری سکول حلقہ۔ڈی بہاولنگر سے 1990ء میں حاصل کی۔مزید تعلیم کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے اُنہوں نے مڈل اور میٹرک کے لیے گورنمنٹ سٹی ہائی سکول میں داخلہ لے لیا۔1995ء میں میٹرک کا امتحان اِسی سکول سے باقاعدہ طور پر پاس کیا۔1997ء میں عامر بخاری نے ڈی۔کام انگلش شارٹ ہینڈ کے ساتھ پاس کیا۔عامر بخاری دورانِ بی، کام ہی اپنے والد کی خواہش پر سال 2000ء میں اپنے آبائی ضلع میں بطور کانسٹیبل پنجاب پولیس میں بھرتی ہوگئے۔اُنہوں نے دورانِ سروس کبھی بھی ترقی کے لیے کوئی امتحان نہیں دیا۔عامر نے اپنی تعلیم کا سلسلہ یہاں رکنے نہیں دیا۔2004ء میں بی۔اے جبکہ 2009ء میں ایم۔اے اُردو کا امتحان پرائیویٹ حیثیت سے اچھے نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔15 جنوری 2005ء میں آپ کی شادی سیدہ شگفتہ سے طے پائی جن کے بطن سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔عامر بخاری نے محکمہ پولیس میں رہتے ہوئے مختلف جگہوں پر اپنی خدمات سرانجام دیں۔وہ 2010ء سے 2015ء تک بطور PRO ٹو DPO بہاولنگر بھی کام کرتے رہے ہیں۔سید عامر علی بخاری کو بچپن سے ہی لکھنے پڑھنے کا شوق تھا۔اُنہوں نے چھوٹی عمر میں ہی بچوں کی کہانیوں کی کئی ایک کتابیں پڑھ لی تھیں۔آپ بچوں کے رسائل تعلم و تربیت، پھول اور نونہال نہ صرف باقاعدگی سے پڑھتے رہے بلکہ ان میں بچوں کی کہانیاں لکھتے بھی رہے۔عامر بخاری نے باقاعدہ طور پر 1998ء میں شاعری کا آغاز کیا۔2023ء میں اُن کی شاعری کا پہلا شاہکار "یادیں" کے عُنوان سے چھپ کر منظر عام پر آیا۔اِس مجموعے پر دُنیا بھر سے اُدباء اور شعراء کرام نے فلیپ اور مضامین لکھے۔اِس کے علاوہ عامر بخاری اب تک درجنوں مشاعروں میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔آجکل آپ بہاولنگر پولیس لائن میں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُردو ادب اور شاعری کے ساتھ اپنا ناطہ جوڑے ہوئے ہیں۔ عامر علی بخاری محبت اور خوشگوار ماحول کے بہترین مہذب اور سلجھے ہوئے ترجمان ہیں۔اُردو شاعری کی تاریخ میں وہ ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔اُن کی شاعری روایت کی پیروی اور روایت سے بغاوت کا خوبصورت نمونہ ہے۔عامری بخاری کی شاعری میں ایک خاص قسم کی ذہنی گُدگُدی اور داخلی چھیڑ چھاڑ نظر آتی ہے۔اُن کی شاعری کا محبوب تخیلاتی ضرور ہے لیکن اُس پہ حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔عامر کی شاعری کی اساس اُن کے ذاتی تجربات و مشاہدات پر مبنی ہے۔عامر کی شاعری میں "احساس" کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔اور اِسی احساس کو الفاظ کا جامع پہنانے کے فن سے عامر اچھی طرح واقف ہیں۔اِسی حوالے سے امجد اسلام امجد لکھتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 (2024)

"عامر بخاری کی تمام تر شاعری کی اساس اُن کے تجربات و مشاہدات پر مبنی ہے۔ اور زندگی کے اِنہیں کنکریلے، پتھریلے راستوں پر اُن کا ادبی سفر جاری و ساری ہے۔ جب بھی کوئی بات کہیں اُن کے احساس کی نازک رگیں چھیڑ جاتی ہے۔ تو یہ اُسے فوراً ہی شعر میں ڈھالنے کا ہنر بخوبی جانتے ہیں۔ اس طرح کی نہ جانے کتنی ہی خوبصورت تصاویر اپنے نگار خانہ سُخن میں سجا رکھی ہیں"1

عامر بخاری بڑی دقیق سے دقیق بات کو انتہائی سادہ کاری سے عام فہم زبان میں پیش کرتے ہیں۔ اُن کی یہی خوبی بہت سے شعراء کرام پر اُن کو فوقیت دیتی ہے۔ اُن کی شاعری میں تصوف اور مجاز کا خوبصورت رچاؤ ملتا ہے۔ اُن کی شاعری کے بارے میں پروفیسر سید عامر سہیل لکھتے ہیں۔

"سید عامر بخاری بہاولنگر کا اثاثہ ہیں اور نجیب الطرفین سید اور شاعر ہیں۔ اُن کی شاعری تصوف کے جھرنوں سے مَس کرتی ہوئی زمین پر اُتری ہے۔ سادہ اُسلوب، تازہ کاری اور آسان فہم سیدھی دل سے لکھی اور دل میں اُتر جانے والی ہے"2

عامر بخاری کے ہاں دیگر کلام کے ساتھ ساتھ نعتیہ کلام بھی ملتا ہے۔ عامر بخاری نے نعتیہ شاعری میں ایسے گلہائے عقیدت بارگاہ رسالت میں پیش کیے ہیں جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ مجسم بن کر سامنے آتا ہے۔ نعتیہ شاعری ایک کٹھن کام ہے کیونکہ اِس میں عقیدت، محبت اور احترام کے پہلو کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور چھوٹی سی غلطی بھی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر سکتی ہے۔ عامر بخاری ایک سچے عاشقِ رسول ہیں۔ نبی پاک سے محبت اور عقیدت اُن کی شاعری کا خاصہ ہے۔ ان کے نزدیک دُنیا کی آفرینش، دُنیا کے تمام رنگ اور رونقوں کی وجہ سبب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہیں۔ عامر بخاری کو نہ صرف مدینے کی گلیوں بلکہ اُن گلیوں کی خاک سے بھی نسبت ہے اور اُن کے ماتھے پر پڑا محراب حُب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہے۔

زمین بھی ہے محمد کی، زماں بھی ہے محمد کا

فلک پر چاند تاروں کا نشاں بھی ہے محمد کا

3

مجھے عامر محبت ہے، محمد سے مدینے سے

مرے ماتھے پہ سجدوں کا نشاں بھی ہے محمد کا

4

حُب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور حُب اُلادِ نبی نہ ہو یہ کسی بھی سچے مسلمان کے لیے ممکن نہیں ہے۔ عامر بخاری نے اپنی شاعری کے ذریعے سادات کی عزت و تکریم کو بڑے منفرد اور خوبصورت انداز سے پیش کیا ہے۔ عامر کی شاعری منقبت کا خوبصورت نمونہ ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں۔

خُدا کا پیارا حسین، لوگو!
جہاں میں اعلیٰ حسین، لوگو!
خُدا نبی سے ہے پیار کرتا
نبی کا تارا حسین، لوگو!

5

اُردو شاعری عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی جیسے دو اہم موضوعات کے گرد گھومتی ہے۔ عشقِ حقیقی اللہ سے عشق کی بات جبکہ عشقِ مجازی، مجاز یعنی بندوں سے عشق کی داستان ہوتی ہے جس میں محبوب کا سراپا، چال ڈال، گھنگھریے بال، نشیلی آنکھیں، ہرنی جیسی چال، گلاب جیسے ہونٹ اور آنکھوں کے تیر

عاشق کے لیے وبال جان ہوتے ہیں۔عامر بخاری کی شاعری کے عاشق کا عشق بچپن اور جوانی کا خوبصورت حسین امتزاج ہے۔اُن کے ہاں چھوٹی عمر کا عشق ملاحظہ ہو۔

عاشق ہوں میں اک چہرے کا مدت سے

بچپن میں سنگ اس کے جایا کرتا تھا

6

عامر بخاری کا محبوب حسن و جمال کا مجسمہ ہے۔اُس کی رنگت، خوشبو، نزاکت قابلِ دید ہے۔اُس کے یاقوتی ہونٹ اور نیلی آنکھوں میں چھلکتی شراب اور مژگاں کے تیر عاشق کا کام تمام کرنے کے لیے کافی ہیں۔

لب یاقوتی، نین شرابی

خنجر دل کے پار گیا تھا

7

ایک لڑکی گلاب جیسی ہے

آنکھ اُس کی شراب جیسی ہے

8

عامر بخاری کا محبوب اِس قدر سُندر اور روشن ہے کہ اُس کے چہرے کی تپش اور چمک کا کوئی بھی سامنا نہیں کر سکتا۔وہ باغوں میں چلا جائے تو باغوں کی رونق ماند پڑ جاتی ہے۔پھولوں کی نزاکت اور خوشبو محبوب کے سامنے ٹک نہیں سکتی۔عامر بخاری کے کمرے میں بھی محبوب کی خوشبو رچی بسی ہے اور اُس کے محبوب کا چہرہ اِس قدر حسین اور روشن ہے کہ جس کے سامنے چاند کی خوبصورتی اور روشنی بھی ماند نظر آتی ہے۔

اُس کی خوشبو بھری ہے کمرے میں

کس قدر تازگی ہے کمرے میں

چاند شب کو نکھر گیا ایسے

ایک کھڑکی کھلی ہے کمرے میں

9

کسی بھی عاشق کے پاس سب سے قیمتی اثاثہ محبوب کے ساتھ بتایا ہوا وقت ہوتا ہے اور وہی وقت نہ صرف یاد بن کر عاشق کے ساتھ رہتا ہے بلکہ زندگی جینے کا سامان بن جاتا ہے۔

یادیں تیری پھیل رہی ہیں

یادوں میں کستوری سی ہے

10

عاشق جب عشق کے میدان میں قدم رکھ دیتا ہے تو اُس کے اندر وصالِ یار کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بے چین، بے قرار اور جنونی کیفیت میں محبوب کی تلاش میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے اور شکست و ریخت اُس کا مقدر ٹھہر جاتی ہے۔ اسی شکست و ریخت اور اضطراب کو عامر دریا چناب کے پانی کی لہروں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

میری سوہنی ادھر پلٹ کر آ

میری حالت چناب جیسی ہے

11

لیکن یہ سلسلہ یہاں نہیں رکتا بلکہ عاشق تو محبوب کی جدائی اور غم میں جل جل کر کاجل بن جاتا ہے اور یہ کاجل اِس قدر قیمتی اور مفید ہوتا ہے جو عُشاق کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور روشنی کا سبب بنتا ہے۔ عشق میں ناکامی پر صبح و شام، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہر وقت محبوب کی یادیں اُس کو گھیرے میں لیے رہتی ہیں اور وہ اضطراب اور بے چینی کے عالم میں جنگلوں اور بیابانوں کی طرف نکل جاتا ہے۔ وہ اپنا گریبان پھاڑ ڈالتا ہے۔ اپنے اوپر تشدد شروع کر دیتا ہے۔ جنگلوں اور بیابانوں کی آوارگی اس کے لیے طویل شب غم کی مانند ہوتی ہے۔

ہر اک دن کربل کا اب تو

ہر اک شب عاشوری سی ہے

12

عاشق عشق کے گرداب سے نکلنا تو چاہتا ہے لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہے۔ وہ محبوب کے بارے صرف سوچتا ہی ہے کہ اُس کا دل اس قدر زور سے دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے کہ مجبوراً اُس کو اپنے دل کو تھامنا پڑ جاتا ہے کہ کہیں اُس کا دل پھٹ ہی نہ جائے۔ لیکن عامر بخاری تنہائی میں اپنے دل کے ساتھ اُلجھنے کے ہنر سے اچھی طرح واقف ہیں۔

دونوں اُلجھے رہتے ہیں

میں اور میرا تنہا دل

13

عاشق جب ساری زندگی وصل سے محروم رہتا ہے تو محبوب کے ہجر میں تڑپ تڑپ کر اتنا لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے کہ اٹھنے تک کی سکت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی اُس کی آنکھوں کو کسی کا انتظار ہمیشہ رہتا ہے کہ شاید محبوب زمانے کا بھرم رکھنے کی غرض سے ہی اُس کے در کا رخ کر لے۔ لیکن محبوب جفاکش، سفاک، ظالم اور سنگدل انسان ہے۔ جیتے جی تو دُور کی بات وہ تو عاشق کے جنازے یا میت پر بھی آنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن عاشق بھی بڑی ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوتا ہے جیتے جی نہیں تو مرنے کے بعد بھی عاشق کے خون کو منوں مٹی کے نیچے صبر نہیں آتا۔ بہارِ نو کے آغاز میں ہی عاشق کا خون گل لالہ کی

صورت میں زمین پر نکل آتا ہے کہ شاید محبوب باغ کی سیر کو آئے گا تو وہ اُسے جی بھی کر دیکھ لے گا۔عامر بخاری کا محبوب ہٹ دھرم ضرور ہے لیکن دُنیا داری کا پاس رکھنے کا ہنر اچھی طرح جانتا ہے۔وہ اپنے عاشق کی موت پر زمانے کا بھرم رکھتے ہوئے ضرور چلا آتا ہے۔

اُن کو آنا پڑا ہے اب عامر

میری میت پڑی ہے کمرے میں

14

ہر شاعر کو اپنی شاعری پر بڑا مان ہوتا ہے۔وہ گاہے بگاہے اِس چیز کا ذکر اپنی شاعری میں بھی کرتا رہتا ہے۔اِس کو شاعرانہ تعلی کہا جاتا ہے۔عامر بخاری کو بھی اپنی شاعری پر بڑا مان ہے۔اس کے ثبوت میں وہ لکھتے ہیں کہ غالب نے اُن کو خواب میں یہ بشارت دی ہے کہ آپ بہت اچھا لکھ رہے ہو۔

مجھ سے غالب یہ خواب میں بولے

شعر ایسے کہا کرے کوئی

15

اُردو شاعری کے آغاز و ارتقاء سے ہی موسیقیت اور غنائیت کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔اس سے نہ صرف اُردو شاعری کے حُسن میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ایسی شاعری قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے اور وہ بے ساختہ جھومنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔عامر بخاری کی شاعری غنائیت اور موسیقیت کا خوبصورت نمونہ ہے۔چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

بن میں جب خوشحالی تھی

پیپل، کیکر، ٹالی تھی

عامر اُس کی آنکھوں میں

الفت کی اک لالی تھی

16

ناگن مجھ کو ڈستی ہے

اس کے زہر میں مستی ہے

مجھ کو پاگل کہہ کہہ کر

دُنیا مجھ پر ہنستی ہے

17

دُنیا میں انقلاب برپا کرنے میں قلمکاروں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ایسے لوگوں کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے قلم کے ہتھیار سے معاشرے میں انقلاب برپا کر رہے ہوتے ہیں۔وہ اپنے افکار اور تخلیقات سے معاشرے کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔وہ سوئی ہوئی قوم کے ضمیروں کو جگانے کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے اندر جوش ولولہ بھر دیتے ہیں۔وہ خودداری کا درس دیتے ہیں اور زندگی گزارنے کے گر سکھاتے ہیں۔عامر بخاری نے اپنی شاعری کے تفکرات سے معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

اشعار مرے اب تو ہیں قوم کا سرمایہ

افکار کی طاقت سے دُنیا کو ہلا دوں گا

18

عامر بخاری معاشرتی وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم پر کُڑھتے نظر آتے ہیں۔اُن کے نزدیک ظالم اور جابر حکمرانوں نے معاشی وسائل پر قبضہ کیا ہوا ہے۔غریب غریب سے غریب تر ہوتا چلا جارہا ہے۔اور امیر امیر سے امیر تر ہوتا چلا جارہا ہے۔دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔عامر بخاری کے نزدیک امیروں کو بھی غربت، افلاس اور فاقوں جیسی زندگی گزارنے کا مزا چکھنا چاہیے۔عامر بخاری وسائل کی منصفانہ تقسیم اور مساوات کے حامی ہیں۔اس حوالے سے خاور وحید لکھتے ہیں۔

"عامر بخاری ایک حساس شخص ہے۔وہ معاشرے کی ناہمواریوں کو اپنی شاعری کا موضوع بناتا ہے۔اُس کی شاعری میں احساس کی شدت اور جذبات کا خلوص دکھائی دیتا ہے۔جب معاشرے میں بکھرے دکھوں کو دیکھتا ہے۔تو یہ خوفناک حقیقت اس کے سامنے آن کھڑی ہوتی ہے کہ ضروریاتِ زندگی کا عفریت انسانوں کو نگل رہا ہے۔اشیائے ضروریہ کی گرانی نے مفلوک الحال طبقے کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے"19

میری جیب میں پیسہ ہوتا

میں بھی تیرے جیسا ہوتا

اُمراؤں کو بھوک ستاتی

اِن کے گھر بھی فاقہ ہوتا

20

عامر بخاری مہنگائی اور بے روزگاری سے بھی پریشان دکھائی دیتے ہیں۔وہ غریبوں اور مسکینوں کو بھوک اور افلاس کے ہاتھوں خودکشیاں کرتے دیکھ کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔اُن کی اِسی افسردگی کے حوالے سے پروفیسر عامر سہیل لکھتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 (2024)

"عامر بخاری مزدور پیشہ طبقہ کی مشکلات سے بھی صرفِ نظر نہیں کرتے۔وہ خود اِس اذیت اور تلخی سے گزرے ہوئے ہیں۔اور اُن کا حساس دل اور دماغ قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ خود کو اُن سے ماورا سمجھیں اور ان کے مسائل سے آنکھ بچا کر گزر جائیں"21

بجلی روٹی مہنگی ہے سب

غربت کا اب آنا ٹھہرا

22

ہر شے اب تو مہنگی ہے

موت ہی اب تو سستی ہے

23

عامر بخاری ایک صوفی منش اور درویش صفت انسان ہیں۔وہ معاشرتی برائیوں اور ناہمواریوں کو دیکھ کر دل گرفتہ ہو جاتے ہیں۔ملکی حالات اور ابتر صورت حال دیکھ کر اُن کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔عامر کے نزدیک قائد اعظم جیسی عظیم ہستی کی تصویر بھی بُرے حالات کو دیکھ کر نمناک ہے اور وہ اہلِ بصیرت لوگوں کو یہ دیکھانا چاہتے ہیں۔عامر بخاری کی دُور اندیشی کے حوالے سے افضل خان لکھتے ہیں۔

"عامر بخاری ایک درویش منش اور اپنے اندر گم رہنے والا شاعر ہے۔اُس نے اپنی شاعری کی بنیاد اپنی ذات کے تلخ سچ پر رکھی ہے۔آج کل کے مادہ پرست عہد میں عامر بخاری جیسے لوگ خال خال ہی نظر آتے ہیں۔جن کی تخلیق بالکل اُن کے وجود کی طرح ہر قسم کے مصنوعی پن اور منافقت سے پاک ہے۔یہ شاعری اصل میں عامر بخاری کی شخصیت کا پر تو ہے"24

تصویر بھی قائد کی نمناک سی لگتی ہے

اب اہلِ بصیرت کو تصویر دکھاوں گا

25

عامر بخاری ایک دُور بین شاعر ہیں۔اُن کی حال اور مستقبل پر گہری نظر ہے۔اُنہوں نے اپنی شاعری میں مستقبل کی جو پیش گوئی کی وہ سچ ثابت ہو رہی ہے۔مسلمانوں کا خونِ ناحق کیا جارہا اور فلسطین میں پھول جیسے بچوں کو آگ اور بارود کی نظر کیا جارہا ہے یہاں تک کہ ہسپتالوں کو بھی نہیں بخشا جا رہا۔اُن کی شاعری میں فلسطین پر ہونے والے ظلم و ستم کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

پھولوں جیسے لب پر شعلے

اب تو دیکھو ہر گھر شعلے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 (2024)

بچنا میرا مشکل ہے اب

چاروں جانب در در شعلے

26

عامر بخاری نے اپنی شاعری کے ذریعے ظالم اور جابر حکمرانوں کو باور کروایا ہے کہ ظلم و ستم کی ایک حد ہوتی ہے اور یہ سدا نہیں رہتی۔ ہر اندھیرے کے بعد اُجالا ہوتا ہے۔

کیسا حاکم بنا یہ پھرتا ہے

وقت سب کا سدا نہیں ہوتا

27

عامر بخاری کی شاعری کلاسیکی اور جدید روایت کا خوبصورت امتزاج ہے۔ وہ فرہاد کی طرح تیشہ مار کر اپنی جان دینا بھی جانتے ہیں۔ اور عہد حاضر میں محبت میں بغاوت سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ عامر بخاری کے ہاں روایت اور روایت سے بغاوت ملاحظہ ہو۔

میں پھر تیشہ اُٹھا کر چل پڑا ہوں

کہانی پھر حکایت چاہتی ہے

زمانے کے رواجوں سے نکل کر

محبت اب بغاوت چاہتی ہے

28

عامر بخاری کی شاعری میں ماضی اور حال رچا بسا ہے۔ وہ اپنے بچپن کی یادوں کو آج تک دل میں بسائے ہوئے ہیں اور گزرے ہوئے دنوں کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں۔

عامر میری آنکھوں کی وہ ٹھنڈک ہیں

جن گلیوں میں خاک اُڑایا کرتا تھا

29

اُردو ادب کے اکثر شعراء کرام نے انتہائی کسمپرسی میں زندگی گزاری ہے۔ کچھ شعرا کرام کے بارے میں تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ اپنی غزلیں بیچ کر زندگی کا گزر بسر کرتے رہے ہیں۔ عامر بخاری بھی ایسے ہی شاعروں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔

نظمیں لے لو، غزلیں لے لو

لوگو! مجھ کو روٹی دے دو

30

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 (2024)

عامر بخاری کی شاعری سادگی وسلاست کا خوبصورت مرقع ہے۔اُنہوں نے عصرِ حاضر کانہ صرف مشاہدہ کیابلکہ ان حالات کو الفاظ کا جامع پہنا کر ہمارے سامنے رکھ دیا۔ سلیس زبان چھوٹی بحر میں بڑی بات کرنے کے ماہر ہیں۔ سہل ممتنع کی اصطلاح اُردو ادب میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔شاعر کوئی ایسا شعر تخلیق کر تا ہے جو دیکھنے میں تو عام سا لگتا ہے۔لیکن ایسا ایک بھی شعر لکھنا جان جوکھم کا کام ہو تا ہے۔عامر بخاری کے ہاں ندرت وجدت اور سادہ کاری کے حوالے سے امجد اسلام امجد لکھتے ہیں۔

"عامر بخاری کی شاعری کا آغاز ایک ایسے پُر آشوب دور میں ہوا ہے کہ جب ساری دُنیا میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔اور اس پُر آشوب دور کا آپ نے باقاعدہ مشاہدہ ہی نہیں کیا ہے بلکہ اِن حالات کو موضوعِ سُخن بھی بنایا ہے۔واقعی سلیس زبان سادہ الفاظ، چھوٹی بحر، بڑی بات عامر بخاری کا طرہ امتیاز ہے"31

میرے حق میں دعا کرے کوئی

کاش مجھ سے وفا کرے کوئی

32

کپڑے تیرے پیلے سے

دل میں زخم ہیں نیلے سے

33

عامر بخاری کا تعلق چونکہ محکمہ پنجاب پولیس سے ہے۔لہذا اُنہوں نے محکمہ پولیس کی نوکری میں بہت سے اُتار چڑھاو کو نزدیک سے دیکھا ہے۔وہ پولیس فورس کے مسائل اور وسائل سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔وہ ایک عام پولیس اہلکار کے مسائل کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں۔

افسر کی تو چھٹی ہے اتوار منائے گا

مجبور سپاہی ہوں ہر روز ہی جانا ہے

34

لہذا مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔عامر علی بخاری عہدِ حاضر کے شعراء کرام میں ایک چمکدار ستارے کی مانند روشن دکھائی دیتے ہیں۔اُن کی شاعری حُب رسول، حُب سادات، عشق حقیقی، عشقِ مجازی، یادیں، ہوائیں، فضائیں، پرندے، ہجرت کا کرب، انتظار، چاند ستارے، پہاڑ، دریا، ندیاں، نالے، بادل، گھٹائیں، بارش، جنگل، بیابان، سماجی رنگ، ماں کی مامتا، بچپن کی یادیں، مزدور کا دُکھ، خواجہ سراوں کے حقوق، کشمیر پر ہونے والے ظلم، غنائیت، موسیقت، اور شعراء کرام کی ابتر حالات زندگی جیسے موضوعات کا حسین امتزاج ہے۔

حوالہ جات

1:امجد اسلام امجد، عوام وخواص کا مقبول شاعر، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص14
2:پروفیسر سید عامر سہیل، معصوم سید کی شاعری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص22
3:عامر بخاری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص29
4:ایضاً۔ ص30
5:ایضاً۔ ص31
6:ایضاً۔ ص66
7:ایضاً۔ ص40
8:ایضاً۔ ص35
9:ایضاً۔ ص41
10:ایضاً۔ ص33
11:ایضاً۔ ص35
12:ایضاً۔ ص34
13:ایضاً۔ ص76
14:ایضاً۔ ص42
15:ایضاً۔ ص45
16:ایضاً۔ ص50
17:ایضاً۔ ص89
18:ایضاً۔ ص51
19:خاور وحید، عامر بخاری ایک حساس شاعر، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص25
20:عامر بخاری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص75
21:پروفیسر سید عامر سہیل، معصوم سید کی شاعری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص23
22:عامر بخاری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص86
23:ایضاً۔ ص90
24:افضل خان، درویش منش شاعر، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص18
25:عامر بخاری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص52
26:ایضاً۔ ص79
27:ایضاً۔ ص91
28:ایضاً۔ ص84
29:ایضاً۔ ص67
30:ایضاً۔ ص127
31:امجد اسلام امجد، عوام وخواص کا مقبول شاعر، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص14
32:عامر بخاری، یادیں، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز، 2023ء۔ ص45
33:ایضاً۔ ص53
34:ایضاً۔ ص37